بِسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجدّد، قائم مقام نبی پر ایمان لانا فرض ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

۱ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدّد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا

(روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۱۹۵)

۲ خلیفہ کا معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں۔ انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد۲ صفحہ ٦٦٦)

۳ خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے

(ملفوظات جلد۵ صفحہ ۵۵۱)

۴ وُہ ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مامور کرتا ہے جو اسلام کو مرنے سے بچالیتا ہے اور اس کو نئی زندگی عطا کرتا ہے اور دُنیا کو ان غلطیوں بدعات اور غفلتوں اور سستیوں سے بچالیتا ہے جو اُن میں پیدا ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد۴ صفحہ ٦۲۹)

۵ پس خدا تعالیٰ کا پیار ظاہر ہے کہ اس اُمت کو کسی صدی میں خالی نہیں چھوڑتا۔ اور یہی ایک امر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پر روشن دلیل ہے۔

(ملفوظات جلد۴ صفحہ ٦۲۹)

اور جس مجدد کی
٦ کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عنداللہ اسی
رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد٦ صفحہ ٣٤٨)

اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے
٧ حکم سے انحراف ہے

(روحانی خزائن جلد٦ صفحہ ٣٤٤)

ہر یک نئ
٨ صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئ دنیا شروع ہوتی ہے اس لئے اسلام کا خدا جو
سچا خدا ہے ہر یک نئ دنیا کے لئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر یک صدی کے سر پر
اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت
سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا پیدا کردیتا ہے جس کے
آئینۂ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات
کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت نمائی
اور پردہ دری کے رو سے ملزم کرتا ہے سچائی کے رو سے اس طرح کہ وہ سچے نبی پر
ایمان نہ لائے پس وہ دکھلاتا ہے کہ وہ نبی سچا تھا اور اس کی سچائی پر آسمانی نشان یہ
ہیں اور حقیقت نمائی کی رو سے اس طرح کہ اس نبی متبوع کے تمام مغلقات دین کا
حل کر کے دکھلا دیتا ہے اور تمام شبہات اور اعتراضات کا استیصال کر دیتا

ہے۔ اور پردہ دری کے رو سے اس طرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پردے پھاڑ دیتا
ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بے وقوف اور معارف دین کو نہ سمجھنے والے
اور غفلت اور جہالت اور تاریکی میں گرنے والے اور جناب الٰہی سے دور و مہجور
ہیں۔ اس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہ الٰہیہ کا خلعت پا کر آتا ہے اور زکی اور مبارک

اور مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور نہایت صفائی سے ان باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور سمیع اور علیم اور مدبّر بالارادہ ہے اور درحقیقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اہل اللہ سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں پس صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفت الٰہیہ سے مالا مال ہے بلکہ اس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان عام طور پر دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور ان پر ہنستے تھے اور ان کو خلاف فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے یا اگر بہت نرمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ اور کہانی کے ان کو مانتے تھے اب اس کے آنے سے اور اس کے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جس کو ہم عقلمندی سمجھتے تھے اور وہ کیسی بے وقوفی تھی جس کو ہم علم اور حکمت اور قانون قدرت خیال کرتے تھے غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعلہ کی طرح گرتا ہے اور سب کو کم و بیش حسب استعدادات مختلفہ اپنے رنگ میں لے آتا ہے اگرچہ وہ اوائل میں آزمایا جاتا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے اور لوگ طرح طرح کے دکھ اس کو دیتے اور طرح طرح کی باتیں اس کے حق میں کہتے ہیں اور انواع اقسام کے طریقوں سے اس کو ستاتے اور اس کی ذلّت ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ وہ برہان حق اپنے ساتھ رکھتا ہے اس لئے آخران سب پر غالب آتا ہے اور اس کی سچائی کی کرنیں بڑے زور سے دنیا میں پھیلتی ہیں اور جب خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زمین اس کی صداقت پر گواہی نہیں دیتی تب آسمان والوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ گواہی دیں سو اس کے لئے ایک روشن گواہی خوارق کے رنگ میں دعاؤں کے قبول ہونے کے رنگ میں اور حقائق و معارف کے رنگ میں آسمان سے اترتی ہے اور وہ گواہی بہروں اور گونگوں اور اندھوں تک پہنچتی ہے اور بہتیرے ہیں جو اس وقت حق اور سچائی کی طرف کھینچے جاتے ہیں مگر مبارک وہ جو پہلے سے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو بوجہ نیک ظن اور قوت ایمان کے صدیقوں کی شان کا ایک حصّہ ملتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔

(روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۱)

مندرجہ بالا مضمون سب کا سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے مقدس فرمودات پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلصین ممبر جماعت کو توفیق عطا فرماوے کہ وہ اس سے مستفید ہوں۔ آمین۔